86

کرنسی ٹریڈنگ

مفتیانِ وعلماء کرام ومشائخ عظام ! آج کل کرنسی ٹریڈنگ کا کام بہت لوگ کرتے ہیں جیسے ڈالر کم قیمت پر خرید کر پھر اس کا ریٹ زیادہ ہونے پر بیچ کر منافع کماتے ہیں تو اس طریقے سے کمایا جانے والا منافع جائز ہے؟

اس ٹریڈنگ کے کام میں اگر ایک انسان تنخواہ پہ کام کرتا ہے اور جو لوگ اس کے ذریعے سے انویسٹ کرتے ہیں ان کا منافع میں ایک مخصوص شرح کا منافع لینا طے پاتا ہے تو کیا اس طریقے سے کمایا جانے والا منافع یا یہ ذریعہ معاش اسلامی رو سے حلال ہے، جائز ہے؟ جوے یا سود کے زمرے میں تو نہیں آتا؟

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

مختلف ممالک کی کرنسیاں مستقل جنس کی حیثیت رکھتی ہیں ان کو خرید کر رکھنا جائز ہے اور جب ان کا ریٹ زیادہ ہو تو ان کو بیچنا بھی جائز ہے، بیچتے وقت سودا نقد ہونا چاہیے اجناس مختلف ہوں تو کمی بیشی ہوسکتی ہے لیکن سودا نقد ونقد ہونا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

«الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ

الْأَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ»

”بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر، نقدا نقد پھر جب جنس بدل جائے (مثلاً گیہوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم وبیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔“ [1]

ڈالر لے کر رکھنا جائز ہے جب ریٹ زیادہ ہو تو اس کو پاکستانی کرنسی کے عوض بیچنا بھی جائز ہے۔لیکن بیچتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پاکستانی کرنسی اسی وقت اس سے وصول کر لی جائے ادھار جائز نہیں ہے اس کے ریٹ میں کمی بیشی ہوسکتی ہے جیسا کہ ہمارے ہاں ڈالر کا ریٹ زیادہ ہے، جبکہ پاکستانی کرنسی کا ریٹ کم ہے،اسی طرح ریال، کویتی دینار لے کر رکھنا جائز ہے اس میں کوئی حرج والی بات نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی جوے کا شائبہ ہے۔

باقی رہا یہ مسئلہ کہ ایک آدمی اس میں تنخواہ پر کام کرتا ہے تو اس کو تنخواہ ملنی چاہیے، البتہ اس کو الگ سے اس میں سے لینے کا کوئی حق نہیں ہے، یا تو تنخواہ لے یا پھر کمیشن۔ اگر تنخواہ لیتا ہے تو پھر اس کے ذریعے جو لوگ اپنے پیسوں کو اس کاروبار میں لگائیں گے تو اس میں سے اس کو کمیشن لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ تنخواہ دار ہے تنخواہ دار آدمی اپنی امانت دیانت کے ساتھ کمپنی سے وابستہ رہے، وہ لوگوں سے اس طرح لین دین نہ کرے ہاں اس کمپنی سے ہٹ کر کوئی کام کرنا چاہے تو کرسکتا ہے لیکن جس کام کا تعلق اس کمپنی سے ہو اس میں مخصوص منافع، مخصوص شرح کے ساتھ اس طرح کام کرنا یہ درست نہیں ہوگا۔

والله تعالىٰ أعلم وإسناده العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا، حدیث:1587

3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ